



## سوال

(57) ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرنی چاہیے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمیع امور نیک مثل وقت وضو یا کھانے پینے یا وقت جماع وغیرہ کے سوائے شروع سورہ قرآن شریف کے پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنی سنت ہے یا فقط بسم اللہ ہی پراکتفا کیا جائے اور در صورت پوری بسم اللہ پڑھنے کے بدعت ہو جاتی ہے یا نہیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میرے فہم میں یہ سب تشددات ہیں الفاظ ماثورہ پر اگر کچھ الفاظ حسنہ زیادہ ہو جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی قدر تھا

(( لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ انْ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ ))

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس پر یہ کلمات زیادہ کرتے تھے

(( لَبَّيْكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ))

بہت مواضع میں ثابت ہے کہ صحابہ کرام اور علماء اسلام الفاظ ماثورہ پر درود شریف اور دعوات میں بعض الفاظ زیادہ کرتے تھے اور یہ تعامل بلا تکلیف جاری رہا۔ نماز میں بھی اگر ادعیہ ماثورہ پر زائد دُعا پڑھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں دیکھو صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں ہے ایک شخص نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتا تھا قومہ میں یہ دُعا پڑھی:

(( رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا ))

جس وقت آپ نماز سے فارغ ہو گئے آپ نے فرمایا یہ کلمات کس نے پڑھے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تین دفعہ فرمایا صحابہ ساکت ہو گئے اور پڑھنے والا ڈر گیا کہ شاید آپ میرے پڑھنے سے ناراض ہو گئے آپ نے فرمایا من القائل فان لم يقلل باسکس نے یہ کلمات کہے ہیں اس نے کوئی بُری بات نہیں کہی پھر وہ شخص بولا

(( انا قلت اتم اردد بها الاخير افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدونها ابعثم يكتفوا اول ))

”یعنی تیس (۳۰) سے کچھ زیادہ فرشتے اس کے لکھنے کے واسطے آتے تھے ہر ایک چاہتا تھا کہ میں اس کو پہلے لکھوں،“

اس سے ثابت ہوا کہ ماثورہ پر زیادت جائز ہے کیوں کہ یہ دُعا اس شخص نے اپنی طرف سے ماثورہ پر زیادتی کی تھی اگر یہ تعلیم نبوی ہوتی تو خوف کس بات کا تھا جس سے وہ سکوت کرتا رہا



اور جواب نہ دے سکا۔ اسی طرح ایک شخص نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پھینک کر یہ دُعا پڑھی :

(( الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً عليه كما يحب ربنا ويرضى ))

آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دو دفعہ پلجھا یہ پڑھنے والا کون تھا کوئی نہ بولا تیسری دفعہ پھر پلجھا آخر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا۔

(( قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملكاً يسميها ))

”آپ نے فرمایا کہ کچھ اوپر تیس فرشتے دوڑے ان کلمات کے لیے کہ کون اوپر لے جاوے گا“ رواہ ابوداؤد و الترمذی والنسائی۔

حدیث میں فقط پھینک کے واسطے اس قدر وارد ہے الحمد لله علی کل حال، یہ زیادت اس شخص نے اپنی طرف سے کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی اس کے نظائر بکثرت ہیں اگر کل کا استیعاب کیا جاوے تو ایک مستقل کتاب بنے گی۔ غرضیکہ اس قسم کے زیادات بدعت سے نہیں بلکہ فمن تطوع خيراً فهو خير له میں داخل ہیں۔ فقط عبد

الجبّار عفی عنہ۔ سید محمد نذیر حسین

حوالہ موفّق: ... اس مسئلہ کی تحقیق عون المعبود شرح ابی داؤد صفحہ ۳۰۹ جلد ۳ میں بسط کے ساتھ کی گئی ہے من شاء زيادة التحقيق فليراجع اليه۔ کتبہ محمد عبد الرحمن المبارک پوری عفا اللہ عنہ

۔ فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۲۲۸، ج ۱، ۱، الجواب صحیح علی محمد سعیدی

## فتاویٰ علمائے حدیث

### کتاب الطہارۃ جلد 1 ص 57-58

### محدث فتویٰ